(15)

حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کا موحّد بندہ وہی ہے جو شرک فی الذات اور شرک فی الصفات دونوں سے بچے

(فرمودہ 23 مئی 1958ء بمقام مری)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''ہم لوگ روزانہ ہر نماز میں بلکہ نمازوں کے علاوہ بھی درود پڑھتے ہیں لیکن کبھی اس امر کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے کیا مقام دیا تھا اور کس وجہ سے دیا تھا۔ قرآن کریم نے اِس کی وجہ خود بیان کی ہے اور فرمایا ہے کہ ہم نے ابراہیمؑ کو اِس دنیا میں بھی بڑی عزت دی تھی اور قیامت کے دن بھی اسے بڑی عزت دیں گے اور ہم نے اُسے مناسبِ حال عمل کرنے والوں اور مقتضائے شریعت اور مقتضائے فطرت کو ملحوظ رکھنے والوں میں سے بنایا ہے 1 اور اِس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ثُمَّ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡكَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ 2 ہم نے تجھ کو بھی ہدایت دے دی کہ تُو بھی ملتِ ابراہیمی کی اتباع کر کیونکہ وہ مقتضائے شریعت اور مقتضائے فطرت کو ملحوظ رکھنے والا اور ان کے مطابق عمل کرنے والا تھا اور اس کے اندر کسی قسم کی کجی نہیں پائی جاتی تھی یعنی وہ پورا موحّد تھا۔ حنیف کے معنے سیدھے کے ہوتے ہیں۔

مگر سیدھے کے لفظ سے ہی یہ مفہوم بھی نکلتا ہے کہ وہ موحّد ہو کیونکہ جو سیدھا ہو گا وہی بُتوں کی طرف نہیں جائے گا یا ایسے کاموں میں مشغول نہیں ہو گا جن میں خدا تعالیٰ کی اتباع سے منحرف ہونا پڑتا ہو مگر چونکہ ہر شخص حنیف کے لفظ سے یہ مفہوم سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی فرما دیا کہ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسے شرک سے سخت نفرت تھی اور اس کی توجہ ہمیشہ اپنے واحد خدا کی طرف رہتی تھی۔

شرک کا لفظ تو ایسا ہے جسے سب لوگ سمجھتے ہیں مگر شرک کے معنے صرف بُتوں کے آگے سجدہ کرنے کے نہیں۔ ایسا شرک تو آجکل عیسائیوں اور نو تعلیم یافتہ ہندوؤں میں بھی نہیں پایا جاتا اور وہ بھی بُتوں کے آگے سجدہ نہیں کرتے۔ پس مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کے یہ معنے نہیں کہ وہ بُتوں کے آگے سجدہ نہیں کرتا تھا بلکہ درحقیقت شرک کئی قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو شرک فی الذات ہے یعنی کسی کو ایسا سمجھ لینا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرح ازلی ابدی ہے۔ جیسے عیسائی کہتے ہیں کہ باپ بھی ازلی ہے، بیٹا بھی ازلی ہے اور روح القدس بھی ازلی ہے۔ اور ایک شرک فی الصفات ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں ہی پیدا کیا کرتا ہوں۔ اب اگر کسی انسان کے متعلق یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ بھی خَلق کیا کرتا تھا تو یہ شرک فی الصفات ہوگا۔ جیسے بعض مسلمان سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ یا مثلاً مُردے کو زندہ کرنا خدا تعالیٰ نے اپنے اختیار میں رکھا ہے مگر بعض مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی بھی مُردوں کو زندہ کیا کرتے تھے۔

قادیان کی بات ہے وہاں غیر احمدی مولویوں نے ایک دفعہ جلسہ کیا جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب بھی آئے اور انہوں نے ہمارے خلاف بڑی تقریریں کیں۔ اسی جلسہ میں ایک حنفی مولوی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی کہا کرتے ہیں مرزا صاحب کی فلاں پیشگوئی پوری ہوئی اور انہوں نے فلاں نشان دکھایا۔ بھلا یہ بھی کوئی معجزے ہیں معجزہ تو یہ ہوتا ہے کہ ایک دفعہ سید عبدالقادر صاحب جیلانیؒ کے پاس اُن کا ایک مُرید آیا اور کہنے لگا حضور! میرا بیٹا بیمار ہے دعا کریں کہ وہ اچھا ہو جائے۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ ہم دعا کریں گے وہ ٹھیک ہو جائے گا مگر وہ مر گیا۔ اِس پر وہ پھر آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا حضور! میرا بیٹا تو مر گیا۔ کہنے لگے ہیں! مر گیا؟ اب عزرائیل میں بھی اتنی جرأت ہو گئی ہے کہ وہ میرے حکم کی خلاف ورزی کرے؟ انہوں نے

اُسی وقت ڈنڈا اٹھایا اور آسمان کی طرف چڑھنا شروع کر دیا۔عزرائیل آگے آگے بھاگا جارہا تھا اور وہ ڈنڈا اُٹھائے اُس کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ وہ آسمان میں داخل ہی ہونے لگا تھا کہ یہ اُس کے پاس پہنچ گئے اور زور سے اُسے ڈنڈا مارا جس سے وہ لنگڑا ہو گیا اور روحوں کی تھیلی اُس کے ہاتھ سے چھین کر اُس کا منہ کھول دیا۔ وہ روتا روتا خدا تعالیٰ کے پاس گیا اور کہنے لگا خدایا! میں تو تیرے کام گیا تھا مگر عبدالقادر جیلانی نے مجھے ڈنڈا مارا اور میرے ہاتھ سے روحوں کی تھیلی چھین کر انہوں نے ساری روحوں کو آزاد کر دیا۔اب میرا کام کیا رہ گیا۔میری جگہ کسی اَور کو مقرر کر دیجیے۔ پھر انہوں نے صرف وہی روح نہیں نکالی جو اُن کے مرید کے لڑکے کی تھی بلکہ جتنی روحیں تھیلی میں بند تھیں وہ سب کی سب انہوں نے کھول دی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے جب یہ بات سنی تو فرشتہ سے کہنے لگا چُپ چُپ !اگر عبدالقادر جیلانی نے یہ بات سن لی تو میرا کیا بنے گا؟ تُو خوامخواہ شور مچا رہا ہے۔ اگر عبدالقادر جیلانی کے کان میں یہ بات پڑ گئی تو نَعُوْذُ بِاللّٰهِ میری بھی خیر نہیں۔اب اس قسم کا عقیدہ بھی شرک میں ہی داخل ہے۔

اِسی طرح خدا السَّمِیْع ہے۔اس لیے لوگ اپنے بچوں کا نام عَبْدُ السَّمِیْع رکھا کرتے ہیں اور السَّمِیْع کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ لوگوں کی دعائیں سنتا ہے اور نرالے طور پر سنتا ہے اور یہ کہ اس کے سوا نہ زندہ آدمی دوسروں کی دعائیں سُن سکتے ہیں اور نہ مُردہ۔صرف خدا ہی ہے جو لوگوں کی دُعائیں سنتا اور ان کو قبول فرماتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو کوئی یورپ میں دُعا مانگ رہا ہوتا ہے، کوئی ایشیا میں مانگ رہا ہوتا ہے، کوئی چین میں مانگ رہا ہوتا ہے، کوئی جاپان میں مانگ رہا ہوتا ہے، کوئی روس میں مانگ رہا ہوتا ہے، کوئی مصر، شام اور فلسطین میں مانگ رہا ہوتا ہے مگر خدا ان سب کی دعائیں سن رہا ہوتا ہے لیکن بعض مسلمان خیال کرتے ہیں کہ زندہ تو الگ رہے مُردے بھی لوگوں کی دعاؤں کو سن لیتے ہیں۔

مجھے یاد ہے 1912ء میں مَیں لکھنؤ گیا تو ندوہ جہاں سب سے اعلیٰ اور نئی طرز کی تعلیم دی جاتی ہے اُس کو دیکھنے کے لیے بھی ہم چلے گئے۔ وہاں ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا گیا کہ حافظ روشن علی صاحب جو میرے ساتھ تھے انہوں نے لڑکوں سے ایک سوال کیا تو شبلی صاحب کے ایک خاص الخاص شاگرد نے لڑکوں کو ڈانٹ دیا کہ خبردار! جو اس کا جواب دیا۔ بعد میں شبلی صاحب کو پتا

لگا تو انہوں نے بڑے افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ میں تو ان لوگوں کو سمجھاتے سمجھاتے تھک گیا ہوں مگر یہ مولوی سمجھتے ہی نہیں۔ اس کے مقابلہ میں فرنگی محل کا مدرسہ جو سب سے پرانا مُدرسہ ہے اور جہاں درسِ نظامی پڑھایا جاتا تھا اور حنفیوں کا تھا وہاں ہم گئے تو باوجود اِس کے کہ وہ چُھٹی کا دن تھا اساتذہ نے تمام لڑکوں کو جمع کر لیا اور ہمیں اپنا سکول دکھایا اور ہم سے مختلف امور پر گفتگو کرتے رہے۔ مولوی عبدالعلی صاحب ان کے مشہور عالم تھے۔ اِسی طرح مولوی عبدالحی صاحب مرحوم بھی ان کے بڑے مشہور عالم گزرے ہیں بلکہ مولوی عبدالحی صاحب تو اتنے بڑے پایہ کے تھے کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی جو بڑے مشہور بزرگ تھے وہ اپنی کتابوں پر ہمیشہ مولوی عبدالحی صاحب سے ریویو مانگا کرتے تھے اور جب وہ ریویو کر دیتے تو سمجھتے تھے کہ اب یہ کتاب مستند ہوگئی ہے۔ مولوی عبدالحی صاحب تو اُس وقت فوت ہو چکے تھے مگر ان کا ایک لڑکا دس گیارہ سال کی عمر کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہ لڑکا بڑا ذہین ہے۔ آپ اس سے کوئی سوال کیجیے۔ چنانچہ ہم نے سوالات کیے تو واقع میں اُس نے ایسے جواب دیئے جن سے اس کی اعلیٰ درجہ کی ذہانت اور دماغی قابلیت ظاہر ہوتی تھی۔ مگر جب ہم واپس آ گئے تو چند دنوں کے بعد ہمیں پتا لگا کہ وہ لڑکا فوت ہوگیا ہے۔ مولوی عبدالعلی صاحب کا ایک خاص شاگرد تھا جس کو انہوں نے سکول دکھانے کے لیے ہمارے ساتھ مقرر کیا اور اُس نے ہمیں تمام سکول دکھایا مگر جب واپس آئے تو وہ عصر کا وقت تھا۔ راستہ میں ایک مسجد تھی، اُس میں ہم نماز پڑھنے کے لیے چلے گئے۔ نماز پڑھنے کے بعد ہم آ رہے تھے کہ ہم نے راستہ میں دیکھا کہ وہی مولوی صاحب ایک فقیر کی قبر پر سجدہ میں گرے ہوئے ہیں۔ اُسے دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی کہ یہ اتنا عالم آدمی ہے مگر پھر اتنا گر گیا ہے کہ ایک فقیر کی قبر پر سجدہ کر رہا ہے لیکن حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ابراہیم کسی قسم کا بھی مشرک نہیں تھا۔ الف لام جب جمع پر آئے تو اُس میں تخصیص کے معنے پیدا ہو جاتے ہیں یا الف لام اُس کو اتنا نکرہ کر دیتا ہے کہ ہر قسم اور نوع اس میں شامل ہو جاتی ہے۔ پس مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کے یہ بھی معنے ہیں کہ وہ اپنی توحید میں ممتاز حیثیت رکھتا تھا اور یہ بھی معنے ہیں کہ اس میں کسی قسم کا بھی شرک نہیں پایا جاتا تھا۔ نہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات میں شرک کرتا تھا اور نہ اُس کی صفات میں شرک کرتا تھا۔ یہ چیز ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ ہمیں توجہ دلاتا ہے مگر افسوس ہے

کہ لوگ اس طرف توجہ نہیں کرتے''۔ (الفضل 6 جون 1958ء)

---

1 : وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ (النحل:123)

2 : النحل:124